11 مارچ 2014

اراکین پارلیمنٹ اور ممبران اسمبلی سے متعلق معاملات کی سماعت میں تیزی

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

سپریم کورٹ نے ایک این جی او 'پبلک انٹرسٹ فاؤنڈیشن' کے ذریعہ داخل کی گئی عرضی پر آخری حکم دیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ممبران پارلیمنٹ اور ممبران اسمبلی کے خلاف جاری بدعنوانی اور دیگر سنگین جرائم سے وابستہ جن معاملات میں دو سال یا اس سے زیادہ کی سزا کا قانون ہے، ان میں روزانہ تیزی سے سماعت کرتے ہوئے اسے الزامات طے ہونے کے ایک سال کے اندر مکمل کیا جائے۔ کورٹ نے یہ بھی کہا کہ اگر مقدمے کی سماعت ایک سال کے اندر مکمل نہیں ہوتی ہے تو سماعت کرنے والا جج متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو اس کی وجہ بتائے۔

سیاست میں جرم ہندوستانی سیاست کے سامنے ایک سنگین مسئلہ ہے۔ بیماری یہ ہے کہ سیاسی پارٹیاں ایسے لوگوں کو انتخابات میں اتارتی ہیں جو مجرمانہ ساخت والے ہیں اور جن کے خالف فرد جرم زیر التواء ہیں۔ اس کی وجہ سے ملک کے عوام کے دل میں سیاست کی خوبی اور پارلیمنٹ و اسمبلی میں داخل ہونے والے لوگوں کے تئیں شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن اور لاء کمیشن نے معمولی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ کوئی بھی ایسا شخص جس کے خلاف جرائم کے کسی مخصوص طبقے میں الزام طے ہو چکے ہیں وہ وہ امیدواری کا اہل نہیں ہے ایسے سیاستدانوں پر کوئی پابندی نہیں ہے جن کے خلاف فرد جرم داخل ہو چکی ہے۔ اس سے قانونی ضرورت اور عوام کی رائے کے درمیان تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

سیاسی پارٹیوں کی متعدد میٹنگوں میں اس مسئلے پر بحث کی جا چکی ہے لیکن اس معاملے کا کوئی حل نہیں نکل پایا ہے۔ سیاسی جماعتوں کی رائے ہے کہ قانون کے تحت کسی بھی شخص کو تب تک بے گناہ مانا جاتا ہے جب تک اسے قصور وار نہیں ٹھہرایا جاتا۔ اس لیے کسی ایسے شخص کو قصور وار نہیں مانا جا سکتا جس کے خلاف فرد جرم داخل ہو چکی ہو۔ ان کی یہ بھی دلیل ہے کہ نظم وضبط ریاست کا موضوع ہے اور مختلف ریاستوں میں انتقام کی سیاست کو دیکھتے ہوئے سیاسی مخالفین کے خلاف جھوٹے معاملات گھڑنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ الزام طے کرتے وقت عدالتیں پہلے نقطہ نظر دیکھتی ہیں۔ الزام طے کرنا اپنے آپ میں ایک نا اہل ہونے کے عمل کا ناجائز استعمال ہے۔

این ڈی اے حکومت کے دور میں ہم نے درمیانہ راستے پر کام کیا۔ ایک بل تیار کیا گیا جس میں 'سنگین جرائم' کا ایک یقینی طبقہ بنانے کی تجویز رکھی گئی۔ اگر سنگین جرائم سے وابستہ دو معاملات میں الزام طے کر دیے جاتے ہیں تو وہ شخص الیکشن لڑنے کے لیے اہل قرار دے دیا جائے گا۔ این ڈی اے کی حمایت والی اس تجویز کو دوسری سیاسی جماعتوں نے خارج کر دیا۔

اس کے بعد کیا حل ہے؟ کیا انتظامیہ تماشائی بن کر رہ سکتی ہے؟ ہائی کورٹ نے حل نکالنے کی کوشش کی ہے۔ حل میں اس اصول کا احترام کیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص تب تک بے گناہ ہے جب تک اسے قصور وار نہیں ٹھہرا دیا جاتا۔ اس میں دور اندیشی سے متعلق فرد جرم کے خلاف فلٹر دیا گیا ہے۔ اس میں ان اشخاص پر پابندی نہیں ہے جن پر صرف الزامات ہیں اور کسی بھی سیاستداں، ممبر پارلیمنٹ یا ممبر اسمبلی کو مقدمے کی سماعت میں تاخیر کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ عام زندگی سے وابستہ لوگوں کو اخلاقی یا شہری قوانین کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے۔ ان سے وابستہ معاملات پر سماعت تیزی سے اور روزانہ ہونی چاہیے۔ صرف کچھ غیر معمولی وجوہات کو چھوڑ کر مقدمے کی سماعت عام طور سے ایک سال کے اندر ہو جاتی